خطباتِ خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 135

Track - 1

28:00

"شب قدر میں انسانی حواس کی رفتار بڑھ جاتی ہے اور رمضان کے بعد

اس کیفیت کو کس طرح برقرار رکھا جاسکتا ہے؟"

غیبت کو چھوڑ دینا، غصّے کو چھوڑ دینا، بے ایمانی کو چھوڑ دینا۔ انتہا یہ کہ......
جو حلال چیزیں اللہ نے کی ہیں انہیں بھی چھوڑ دینا۔کس کے لئے چھوڑ دینا؟ اللہ
کے لئے چھوڑ دینا۔تو روزے کا مطلب ہے ترک کرنا۔ چھوڑ دینا۔کثافت اور غلاظت
کو چھوڑ دینا۔اور لطافت اور پاکیزگی کو جمع کرنا۔ایک دن چھوڑیں گے آپ کثافت
کو۔ظاہر ہے کثافت کم ہوگئی۔ تھوڑی سی لطافت بڑھے گی۔دو دن ہوگئے، چار
دن ہوگئے۔ بیس دن کے عمل سے انسان کے اندر لطافت کا ذخیرہ ہوجاتا ہے ،
کثافت کم سے کم ہوجاتی ہے۔ اس لئے حضور نے فرمایا کہ رمضان کے آخری
عشرے میںحضرت جبرئیل کی اور فرشتوں کی ملاقات کو تلاش کرو۔اس لئے کہ
جبرئیل اور فرشتے لطافت کے علاوہ کچھ نہیں ہیں۔جب تک آپ لطیف نہیں ہوں
گے فرشتوں کو نہیں دیکھ سکتے۔جب تک آپ کے اندر کثافت ہوگی فرشتے آپ کے
پاس کیوں آئیں گے بھائی؟ تو بیس روزے رکھنے کے بعد انسان کے اندر کثافت کم
سے کم ہوجاتی ہے اور لطافت زیادہ سے زیادہ ہوجاتی ہے۔ دوسری جو انسان
کی سب سے بڑی کمزوری ہے وہ بیداری کے بعد سونا ہے۔ جب تک آپ سوئیں گے
نہیںبیداری کی تکمیل نہیں ہوتی۔آپ اگر نہیں سوئیں گے دماغ آپ کا الٹ جائے گا
۔ پریشانی ہوگی آپ کسی کام کے قابل نہیں رہیں گے۔یعنی بیداری میں جو کچھ
آپ نے کیا ہے ۔ بیداری کے حواس میں جو کثافتیں ، جو تعفن اور برائیاں آپ نے
جمع کی ہیںسونے کی حالت میں وہ تعفن اور وہ کثافتیں دور ہوجاتی ہیں ۔ اور
بارہ گھنٹے تک نیند کی حالت میں آپ کثافت سے دور رہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ
ہوتا ہے کہ کثافت اور لطافت

parallel

ہوگئے۔ آپ کے اندر ایک توازن پیدا ہوتا ہے۔ اگر آدمی اتنا سوئے تو وہ اتنا
کثیف ہوجائے گا کہ اس کا دماغ پھٹ جائے گا وہ مر جائے گا۔ تو نیند ایک ایسی
چیز ہے جو دیکھئے نیند میں کیا ہوتا ہے نیند میں آپ کھانا کھاتے ہیں؟ نیند چلتے
ہیں؟ کچھ بھی نہیں کرتے۔ اور روزے میں کیا کرتے ہیں؟ نیند میں جب آپ ہوتے
ہیں تو آپ کا جسم لطیف ہوتا ہے یا کثیف ہوتا ہے؟ کیوں؟ آپ کھاتے پیتے نہیں
ہیں، تعفن سے دور ہوجاتے ہیں۔روزے میں بھی یہی ہے کہ آپ بیدار بھی ہیں
چل رہے ہیں، پھر رہے ہیں لیکن پھر بھی آپ نے ہر حلال چیز کو اللہ کے لئے

حرام کردیا ہے اپنے اوپر۔چونکہ آپ نے اللہ کی منشاء کو پورا کرنے کے لئے ہر
حلال چیز سے بھی اپنے آپ کو الگ کرلیا اور ترک کردیا تو جتنا زیادہ ذہن آپ کا
اللہ کی طرف رہا اسی مناسبت سے آپ کے اندر اللہ کے انوار کا ذخیرہ ہوگیا۔
اور جب اللہ کے انوار کا ذخیرہ ہوگیا ظاہر ہے انوار سے انوار ہی ملتے ہیں۔ اس
بات کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا روزے کی جزا میں خود ہوں۔اس لئے اللہ تعالیٰ روزے
کی جزا ہیں کہ آپ نے اللہ کے لئے ترک کرکے انوار کا ذخیرہ اپنے اندر بڑھا لیا۔اب
بیس روزے میں آپ کی یہ پریکٹس ہوئی۔اور اس پریکٹس کے بعد آپ کے اندر
لطافت پیدا ہوگئی۔اب راتوں کا تذکرہ آیا۔طاق راتوں میں تلاش کرو۔طاق
راتوںمیں تلاش کا کیا مطلب ہوا بھائی؟ راتوںمیں تلاش کا مطلب کیا ہوا؟ یعنی
رات کو جاگو۔ سو نہیں۔آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سونا نہیں ہے۔اور اگر
آپ سوگئے طاق راتوں میں تو تلاش کیا کریں گے بھئی؟ ایک رات آپ سوگئے
دوسری رات جاگ لئے۔پھر ایک رات سوگئے پھر تیسری رات جاگ لئے۔وہ اس لئے
کہ اگر آپ مسلسل جاگتے رہیں گے تو آپ مسلسل تو نہیں جاگ سکتے۔تو رسول
اللہ ﷺ نے اپنی امت کے لئے ایک پروگرام ترتیب دیاکہ بھائی ایک رات سو جاؤ ایک
رات جاگو۔جاگنے کے عمل سے کیا ہوگا؟جاگنے کے عمل سے یہ ہوگا کہ وہ
لطافت اور پاکیزگی جو نیند میں آپ کو آسمانوں کی پرواز کراتی ہے وہ پرواز
جاگنے کی وجہ سے رات کے حواس میں اس طرح منتقل ہوجائے گی جس طرح
بیداری کے حواس میں ہ تو اب یہ کہ جب آپ جاگے اور ستائیسویں شب جیسے
آگئی ہے ۔ اب اس ستائیسویں شب میں ظاہر ہے جب تلاش کریں گے کس کس
کو تلاش کریں گے۔ کاہے کو تلاش کریں گے بھائی؟جی؟ شب قدر کو تلاش کریں
گے۔شب قدر کیا ہے؟ اس میں فرشتے نازل ہوتے ہیں۔حضرت جبرئیل علیہ
السلام نازل ہوتے ہیں۔دعائیں دیتے ہیں۔ سلامتی کی رات ہے۔ تو اب آپ کیا
تلاش کریں گے فرشتوں کو تلاش کریں گے۔حضرت جبرئیل کو تلاش کریں گے۔
اب حضرت جبرئیل کو تلاش کرنے کے لئے اب آپ نے تو دیکھا نہیں جبرئیل کو۔
اب کیا طریقہ کار ہوگا یہ طریقہ کار ہوگا کہ چونکہ حضرت جبرئیل خود نور
ہیں۔اس لئے آپ ایسی عبادت کریں گے ۔ایسی آیتوں کی تلاوت کریں گے تو جس
میں زیادہ سے زیادہ انوار ہیں اور وہ انوار تلاو ت کے بعد آپ کے اندر ذخیرہ ہوتے
رہیں۔جب وہ ذخیرہ ہوجائیں گے تو ظاہر ہے آپ حضرت جبرئیل کو دیکھ لیں
گے۔ لیکن اگر ذخیرہ نہیں ہوں گے تو آپ نہیں دیکھ سکیں گے۔مثلاً ایک آپ ...
آپ کا ذہن ایسا ہے کہ تین میل سے زیادہ آپ نہیں سفر کرسکتے۔بلڈ پریشر ہے
کسی کو۔اس کو آپ ہوائی جہاز میں بٹھا دیں اس کے دماغ کی رگیں پھٹ جائیں
گی۔کیوں ... کیوں پھٹ جائیں گی؟اس کے دماغ میں سکت نہیں ہے تین میل سے
زیادہ پرواز کرنے کی۔اور اگر سکت ہے تو آپ کنکارڈ جہاز میں بھی اڑ جائیں گے
کچھ بھی نہیں ہوگا۔تو یہ رمضان المبارک کامہینہ اور رمضان کے پورے روزے
اس بات سے متعلق ہیں کہ ہر مسلمان کے اندر جو رسول اللہ ﷺ سے محبت
رکھتا ہے ۔ جو رسول اللہ ﷺ کا امتی ہے جو اللہ سے محبت رکھتا ہے ۔ اللہ سے

اگر محبت نہیں کرے گا آدمی کیوں سارا دن بھوکا رہے گا بھائی؟ اب تو روزے
ماشاء اللہ بہت ہی اچھے گزرے نہ بھوک لگتی نہ پیاس لگتی ہے۔ گرمی میں
کتنے سخت روزے ہوتے ہیں۔دیکھیں اللہ تعالیٰ جنہیں توفیق دیتا ہے وہ سخت
ترین گرمی میں بھی روزے رکھتے ہیں۔کیوں رکھتے ہیں؟ اللہ راضی ہوگا۔تو
شب قدر کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے اندر ایسی روحانی طاقت پیدا ہوجاتی ہے
کہ جس روحانی طاقت سے وہ فرشتوں کو دیکھ لیتا ہے اور حضرت جبرئیل کا
دیکھ لیتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم قرآن کو سمجھیں۔قرآن کے
اندر تفکر کریں۔ذہن لگائیں۔ اب ما شاء اللہ اتنے سارے حضرات تشریف لائے اللہ
تعالیٰ آپ کی اس حاضری کو قبول فرمائے۔ آپ یہ بتائیں یہ جو آپ نے ساری
زندگی سنا ہے ، میں نے بھی ساری زندگی سنا ہے کہ لیلة القدر ہزار مہینوں
سے بہتر ہے۔اس کا کیا مطلب ہوا؟ کبھی آپ لوگوں نے سوچا اس کے بارے میں؟
جی؟ چونکہ ہم نے نہیں سوچا اس لئے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ کی حکمتیں نہیں
آئیں۔اب ہم نے سوچا کہ بھئی ایک ہزار مہینوں سے افضل کا کیا مطلب ہوا ۔
ایک ہزار مہینوں میں تو تیس ہزار راتیں ہوتی ہیں۔ تیس ہزار دن ہوتے ہیں۔
دن کا مطلب ہے حواس بیداری کے حواس۔رات کا مطلب ہے رات کے حواس،
خواب کے حواس تو یہ تو تیس ہزار دن ہوگئے تیس ہزار راتیں ہوگئیں۔ اب اگر
ایک فرض کیجئے آپ ایک حواس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ جب آپ کوئی چیز
دیکھتے ہیں یعنی کسی چیز کے یہ روحانی ایک قانون ہے کہ جب آپ کو کسی
چیز کا کوئی خیال آتا ہے اور وہ خیال ویژن بن جاتا ہے ، یعنی آپ کی آنکھ کے
سامنے اس کا مظاہرہ ہوجاتا ہے تو خیال آنے سے ویژن بننے تک اور ویژن بننے کے
بعد ریکارڈ ہونے تک جو وقت خرچ ہوتا ہے وہ پندرہ سیکنڈ ہوتا ہے۔آپ لوگ اپنے
گھر جاکر اس کو دیکھئے گا۔ مثلاً آپ کو کسی دوست کا خیال آگیا۔آپ فوراً گھڑی
دیکھیں۔ پندرہ سیکنڈ کے بعد وہ خیال نہیں ہوگا۔ دوسرا خیال شروع ہوجائے گا۔
ایک نظام ہے اللہ تعالیٰ کا یہ۔اگر پندرہ سیکنڈ سے سولہ سیکنڈ ہوجائیں کسی
ایک خیال کو گزرنے میں وہ بیماری شروع ہوجائے گی۔ اسی کو شیزوفرینیا کہتے
ہیں۔آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک مریض ہوتا ہے وہ ایک بات کو بار بار ایک بات کو
بار بار ایک ہی بات کو کہے رہا رہے۔ ایک ہی بات کو کہے رہا ہے ، ساری دنیا
کہے رہی ہے غلط ہے وہ کہتا ہے نہیں یہ صحیح ہے۔تو قانون یہ ہے کہ پندرہ
سیکنڈ کے بعد ہر اطلاع تبدیل ہوجاتی ہے۔اب اس کو سامنے رکھتے ہوئے آپ یہ
دیکھیں کہ بارہ گھنٹے میں ہیں جی کتنے ہوئے بھئی؟ پندرہ سیکنڈ کتنے ہوئے بھئی
بارہ گھنٹے میں؟ ایک منٹ میں ساٹھ سیکنڈ ہوتے ہیں ، ایک منٹ کو چار سے
ضرب دو نا جی، ایک منٹ میں چار وقفے ہوئے نا۔ پندرہ چوکے ساٹھ۔ایک گھنٹے
میں کتنے وقفے ہوئے؟ ہیں؟ دو سو چالیس۔ اور بارہ گھنٹے میں؟ چار ہزار سمجھ
لو۔ساڑھے تین ہزار سمجھ لو۔تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دن کے حواس میں ہم
تقریباً تین ہزار حواس سے گزر جاتے ہیں۔...... ساڑھے تین ہزار حواس یا ساڑھے
تین ہزار انفارمیشن، ساڑھے تین ہزار اطلاعات ، یا ساڑھے تین ہزار انسپائریشن

ہمارے دماغ میں آتی ہیں گزر جاتی ہیں۔کتنے گھنٹے میں؟ تو ساٹھ ہزار دنوں
میں کتنی انفارمیشنز ہونگی، یا تیس ہزار دنوں میں کرلو، تو اس کا کوئی آپ
حساب نہیں لگا سکتے۔پھر بات وہی ہوگئی کہ شب لیلة القدر کا مطلب یہ ہے
کہ انسان کی سوچنے کی رفتار ، سمجھنے کی رفتار ، پرواز کی رفتار آپ خواب
میں پرواز کرتے ہیں یا نہیں کرتے آپ؟ اڑتے ہیں ہوا میں یا نہیں بھی اڑتے تو آپ نے
جناب خواب دیکھا کہ داتا صاحب کے ہاں ہم کھڑے ہوئے ہیں۔اب داتا صاحب کے
ہاں پیدل چلیں گے تو دو تین دن تو لگ ہی جائیں گے ایک ہفتے تو لگے گا۔ تو اس
سے رفتار کا پتہ چل رہا ہے۔تو لیلة القدر میں انسان کے اندر حواس کی رفتار
اتنی زیادہ ہوجاتی ہے کہ جو رفتار انسان کو غیب کی دنیا میں داخل کردیتی
ہے۔اب غیب کی دنیا میں داخل ہونے کا آپ کہیں گے جی یہ تو بہت بری بات ہے
توبہ توبہ اللہ میاں عالم الغیب ہیں۔اللہ میاں عالم الغیب ہیں، لیکن اللہ میاں
نے علم غیب عطا کیا ہے۔مثلاً اگر اللہ تعالیٰ مجھے آپ حضرات کی دعاؤں سے
برکتوں سے اس بات کی توفیق دیں کہ میں فرشتے کو دیکھ لوں تو میں یہ کیا
غیب نہیں دیکھا؟ جی؟ آپ کو رسو ل اللہ ﷺ کی زیارت ہوجائے تو رسول اللہ ﷺ
کی اس طرح زیارت ہونا کیا غیب نہیں ہے؟ یا کسی بندے کو اللہ تعالیٰ کی آواز
کان میں آجائے اس کو ہم کیا غیب نہیں کہیں گے۔علم غیب سے مراد یہ ہر گز
نہیں ہے کہ اگر کسی آدمی کو غیب کا علم حاصل ہوا تو نعوذ باللہ وہ اللہ
ہوگیا۔اللہ بالکل الگ چیز ہے اور غیب بالکل الگ ہے ۔اب موجودہ سائنس میں
یہ ترقی روز بروز ہورہی ہے ، اب جیسے جین ... ڈی این اے ہے، جین ہے ، اب
انہوںنے یہ تلاش کرلیا کہ اب وہ کہتے ہیں اب یہ پتہ لگا لیا جائے گا پیدائش سے
پہلے ہی کہ بچے کی آنکھیں کیسی ہیں، اس کی ناک کیسی ہے، اس کے بالوں
کا رنگ کیسا ہے۔جب تک اس کا علم نہیں تھا کیا یہ علم غیب نہیں تھا؟ علم
غیب سے مراد ہر گز یہ نہیں ہے نعوذ باللہ کوئی آدمی علم غیب حاصل کرکے
خدا بن جاتا، خدا کیسے بن جائے گا کوئی آدمی؟ اللہ کیسے بن جائے گا؟ علم غیب
انسان کا ورثہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔انسان کا ورثہ ہی علم غیب ہے۔
حضرت آدم کا واقعہ آپ سب لوگ جانتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو جمع
کیا اور یہ فرمایا کہ میں زمین پر اپنا نائب اور خلیفہ بنانے والا ہوں، آدم کو زمین
پر اپنا نائب اور خلیفہ بنانے والا ہوں۔فرشتوں نے کہا یہ تو بڑا خون خرابہ فساد
برپا کردے گا۔اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو علم الاسماء سکھایا۔پھر فرشتوں
کے سامنے پیش کیا۔جب آدم علیہ السلام نے علم الاسماء بیان کئے تو فرشتوں نے
کیا کہا؟ کہ صاحب ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا آپ نے ہمیں علم سکھادیا ہے۔
یہ علم ہم نہیں جانتے جو آپ نے آدم کو سکھا یا ہے۔اللہ تعالیٰ کے اسمائ، اللہ
تعالیٰ کی صفات ، اللہ تعالیٰ کی تجلیات ہیں، لیکن اللہ اپنے علم سے جس کو
جتنا بھی سکھا دے گا آپ اس کو علم غیب کے علاوہ کوئی دوسرا نام نہیں دے
سکتے۔اب پھر شب قدر پہ آجائیے۔حضرت جبرئیل علیہ السلام غیب ہیں یا ظاہر
ہیں؟ فرشتے ... تنزل الملائكة والروح ... فرشتے جو نازل ہوتے ہیں اس رات میں

وہ ظاہر ہیں یا غیب ہیں؟ تو اگر کسی آدمی کے اوپر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل
ہوتی ہے، رسول اللہ ﷺ کی نسبت سے ، محبت سے ، ان کا کوئی امتی حضرت
جبرئیل کی زیارت کرلے اور جبرئیل سے مصافحہ کرلے جیسے کہ تمام مفسرین
نے لکھا ہے، تو اس نے کیا علم غیب نہیں دیکھا؟ تو اب ہم یوں کہیں گے لیلۃ القدر
کے اندر انسان کے اندر ایسے حواس متحرک ہوجاتے ہیجن حواس سے انسان غیب
کی دنیا میں داخل ہوجاتا ہے۔اوریہ اس لئے ہوتے ہیں کہ بندے نے ایک ماہ تک
اللہ کے لئے ترک اختیار کیا،روزے کے آداب پورے کئے ، کھایا نہیں، پیا نہیں،غصہ
نہیں کیا، غیبت نہیں کی،بے ایمانی نہیں کی،نیند کو کم سے کم کیا،شب قدر
کی رات میں یہ بات اگر ذہن نشین ہوکہ شب قدر کا مطلب یہ کہ حواس کا تیز
ہوجانا ہے اور ان حواس کی تیزی کو مزید اللہ کا کلام پڑھ کر درود شریف پڑھ کر
، سورہ یٰسین شریف پڑھ کر ، سورٰ مزمل شریف پڑھ کر ، یا ح یا قیوم پڑھ کر
، بسم اللہ الواسع جل جلالہ ... یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع پڑھ کر مزید جب
انوار و تجلیات کا ذخیرہ ہوگا تو اس ذخیرے سے اگر زیارت ہوجائے تو ما شاء اللہ
... سبحان اللہ لیکن اگر فرشتوں کی زیارت نہیں بھی ہوگی تو ہم نے جو
حضرت جبرئیل کو نہیں دیکھا تو حضرت جبرئیل نے تو آکر ہمیں دیکھ لیا ہے۔
آج اس سال کوشش، جدوجہد سے ذخیرہ ہوگا اگلے سال اور ذخیرہ ہوگا، اگلے
سال اور ذخیرہ ہوگا، جوئندہ پائندہ ... ایک وقت ایسا آئے گا کہ رسول اللہ ﷺ کے
ارشاد عالی کے مطابق ہم فرشتوں کو بھی دیکھ لیں گے ہم حضرت جبرئیل سے
مصافحہ بھی کرلیں گے۔اور یہ ایسی بات نہیں ہے کہ کبھی کسی کو یہ چیز
حاصل نہ ہوئی ہوں۔ بے شمار واقعات ہیںاولیاء اللہ کے ، بزرگوں کے کہ حضرت
جبرئیل تشریف لائے اور انہوں نے ان سے مصافحہ کیا،دعا کی،بے شمار لوگوں
کے ایسے واقعات ہیں کہ انہوں نے کوئی اپنے اندر ایک پاکیزگی دیکھی، بے شمار
لوگوں کے واقعات ہیں انہوں نے دیکھا کہ کوئی چمکدار چیز دیکھی،نور دیکھا،
گداز پیدا ہوگیا اندر،رونے لگا آدمی، یکسوئی حاصل ہوگئی،لطیف ہوگیا،بالکل
ہلکا پھلکا، ماحول ایسا ہوگیا کہ پتہ چلا کہ ماحول میںتو کچھ ہے ہی نہیںبالکل
یہاں تو سوائے لطافت کے ، روشنیوں اور انوار کے کچھ نہیں ہیں،یعنی یہ کیفیات
جو ہیںیہ بھی دراصل شب قدر کے ملنے کے قائم مقام ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں
توفیق دے،اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے اور آپ کو بھی
توفیق دے کہ ہم زیادہ سے زیادہ قرآن پاک میں تفکر کریں ، رسول اللہ ﷺ کے
ارشادات میں جو حکمت ہے اسے تلاش کریں،اب جیسے جیسے ہم قرآن میں
تفکر کریں گے ، رسول اللہ ﷺ کی ارشادات میں غور و فکرکریں گے ایک دن
ظاہر ہے ہمارا ذہن کھلے گا،اور نہیں کریں گے تو کچھ بھی نہیں ہوگا،اب اس
سلسلے میں اگر کوئی وضاحت طلب بات ہو کچھ پوچھنا ہو مختصر سا پوچھ
پاچھ لیں پھر انشاء اللہ پروگرام شروع کرتے ہیں۔

(سوال: رمضان کے بعد کس طرح برقرار رکھ سکتے ہیں؟)

رمضان کے بعد اسی طرح برقرار رکھ سکتے ہیں کہ وہی وہ ہے نا حضور پاک ﷺ
کا ارشاد ہے کہ مہینے میں کم سے کم تین روزے تو رکھنے چاہئیں۔ایام بیض کے
روزے کہتے ہیں تین روزے ۔ تیرہ، چودہ، پندرہ۔ ایک بات۔ دوسری بات یہ کہ
کھانے میں ۔کھانے میں ایسی چیزیں کھائیںکہ جن سے کثافت کم سے کم آپ کے
اندر ہوں۔ سبزیاں کھائیں۔گوشت کھائیں، کم کھائیں۔اچھا آدھا پیٹ کھائیں۔آدھا
پیٹ کھانے سے آدمی کمزور نہیں ہوتا۔ آدھاپیٹ کھانے سے آدمی کی صحت اچھی
ہوتی ہے۔زیادہ شکم پری سے آدمی بیمار ہوتا ہے۔یہ خیال غلط ہے کہ آپ
زیادہ کھائیں گے تو صحت اچھی ہوگی۔زیادہ کھانے سے بیماریاں ہوتی ہیں۔حضور
پاک ﷺ کا ارشاد ہے ...حضور قلندر بابا نے ایک دفعہ فرمایا مجھ سے کہ ایک حکیم
مدینے میں آئے کسی حکومت کی طرف سے۔کہ صاحب میں یہاں علاج کروں گا
حکومت کی طرف سے۔سال بھر ہوگیا۔سال بھر کے بعد انہوں نے اپنے ملک کو
لکھا کہ صاحب میں تو یہاں ایک سال ہوگیا میں تو کوئی مریض ہی نہیں آتا۔ تو
انہوں نے کہا بھئی حضور پاک ﷺ سے بات کرو۔ تو حضور پاک ﷺ کی خدمت میں
حاضر ہوئے حکیم صاحب اور کہا میرے ملک نے تو خدمت کے لئے بھیجا تھا مگر
یہاں تو کوئی بیمار ہی نہیں ہوتا۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ بھئی دیکھو ہمارا
طریقہ ہے جب تک ہمیں خود بھوک نہیں لگتی ہم کھاتے نہیں ہیں۔ اور جب
ابھی آدھا پیٹ بھرتا ہے ہم کھانا چھوڑ دیتے ہیں۔تو انہوں نے پھر تو یہاں کوئی
بیمار نہیں ہوگا آپ مجھے اجازت دیں اور وہ اپنے ملک واپس چلے گئے۔لیکن
صورتحال اس وقت تو مسلمانوں کی یہ ہے کہ کھانے سے فرصت ہی نہیں
ملتی۔کھاتے کھاتے سوجاتے ہیں۔ سوتے سوتے کھانا شروع کردیتے ہیں۔یہ
کھاناکوئی آپ کی صحت کے لئے اچھا نہیں ہے۔ حضرت علی کا قول ہے کہ یہ
ان کا لوگوں کا عجیب حال ہے کھاتے ہیں اور مرجاتے ہیں۔یعنی اتنا کھاتے ہیں،
اتنا کھاتے ہیں کہ بیمار ہوجاتے ہیں اور مرجاتے ہیں۔تو انہوں نے فرمایا کہ اتنا
کھاؤ جس سے مرو نہیں۔اتنانہ کھاؤ کہ بیمار ہوکر مرجاؤ۔ تو اسپیڈ کو کنٹرول
کرنے کے لئے ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ کا اسوہ حسنہ ہے ۔آپ یہ دیکھئے کہ
رسول اللہ ﷺ کتنا کھانا کھاتے تھے۔صحابہ کرام کتنا کھانا کھاتے تھے۔ اولیاء اللہ کتنا
کھانا کھاتے تھے۔ان کے آپ حالات پڑھیں پتہ چل جائے گا۔وہ غذا بھی اپنی کرلیں
۔ تو اولیاء اللہ کے اندر جو طرز فکر موجود تھی وہ آپ کے اند ربھی منتقل
ہوجائے گی۔تو یہ تو بہت آسان طریقہ ہے کہ رمضان کے مہینے کو سامنے رکھ
کر یہ جو صبح شام کھانے کی عادت پڑی ہے اس عادت کو بحال رکھیں اور انشاء
اللہ انوار کا ذخیرہ ہوتا چلا جائے گا۔رفتار بڑھتی چلی جائے گی۔مراقبہ کرنے سے
بھی رفتار بڑھتی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے غار حرا میں سات سال مراقبہ کیا۔سب
جانتے ہیں۔ اور یہ بھی سب جانتے ہیں کہ غار حرا میں ہی پہلی دفعہ حضرت
جبرئیل تشریف لائے۔مراقبہ کریں۔مراقبہ سے بھی ذہنی استعداد اور رفتار
بڑھتی ہے۔ٹھیک ہے جی؟ (اختتام)۔